رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

سالانہ قیمت ۸ روپے

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے ایڈیٹر
(بیتو منزل۔ وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔اے نکلسن روڈ۔ لاہور مینیجر

جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیئے
اور تمام مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء | نمبر ۸

نظم بر اتفاق

رباعی

اس دہر میں ہر سو ہے تباہی توبہ
چاہے تو جسے نصیر وہ دشمن ہو

اپنوں نے بدی اپنوں کی چاہی توبہ
کیا اُلٹا زمانہ ہے الٰہی توبہ

داستانِ غم سُن اے مردِ خدا
ایک دن وہ تھا کہ ابرِ فیض سے
آج وہ دن ہے کہ چرخِ بغض سے
وہ دن آتا ہے کہ ہم کو آسماں
عام ہے نا اتفاقی کا پلیگ
ایک کو ہے ایک سے بغض و عناد
ایک کو گر ہو خیالِ اتحاد
اس قدر زیبا نہیں تجھکو غرور
ہم نے مانا ہے کوئی مسکیں غریب

مختصر کرتا ہوں عرضِ مدعا
مزرعۂ امت تھا اک بوم طلا
گر پڑا خرمن پہ اپنے صاعقا
ہیں ڈالیگا بشکلِ آسیا
ہو گئے ہم اس مرض میں مبتلا
ایک آتا ہے نظر اک سے جدا
دور کوسوں بھاگتا ہے دوسرا
غور کر اے صاحبِ فہم و ذکا
اور تو ہے مالدار اے خود ستا

یاد رکھ عیسیٰ کے جھنڈے کے تلے
دینِ عیسیٰ ہے صراط المستقیم
ہوں نہ ختم اُس کے محاسن تا بحشر
جادۂ دنیا کا نہیں اس میں لحاظ
دینِ حق میں توڑنے والے ہیں نفاق
اب تو بن جا مونسِ ہمدردِ قوم
اتفاقِ باہمی کر اے عزیز
خودنمائی اور خود رائی کو چھوڑ
تا رہے ہر دم نصیر خستہ دل

سب ہیں یکساں کیا گدا کیا بادشا
دینِ عیسیٰ ہے رہِ حلم و وفا
گر لکھوں از ابتدا تا انتہا
ہیں برابر بے نوا و انبیا
حسرتا وا دیلتا وا حسرتا
اختلافات فروعی تا کجا
جان لے اک نردبانِ ارتقا
ترک کر یہ خیالِ ناصفا
جان نثار و خادمِ اہلِ صفا

امتِ عیسیٰ میں ہو جائے اتفاق
استجب ہذا دعائی ربنا

نصیر از کرنال

صوبجات متحدہ کی پولیس ایسوسی ایشن نے اپنے ایک اجلاس میں اس مطلب کی ایک تجویز پاس کی ہو کہ حکومت کیساتھ جذبات وفاداری کو اور بھی زیادہ وابستہ کردیا جائے انجمن مذکور نے چوری چورہ کے واقعہ پر اظہار نفرت کرتے ہوئے نقصانہ کورے کے مقتولین کے وارثین کی امداد کیلئے ایک فنڈ جاری کیا ہے مذکور کے چندہ سے مقتولین کی یاد میں ایک یادگار بھی قائم کیجائیگی۔

جان بر سرِ مکتوب تو از شوق فشاندن
از عہدۂ تحریر جوابم بدر آورد

عمیم الاخلاق جلیل الاشفاق جناب بزرگوار پادری واعظ صاحب سلمہُ اللہ تعالےٰ۔ بعد سلام موالفت پیام مدعا آنکہ آپ کا محبت نامہ بتوسط اخبارِ نور افشاں مطبوعہ ۳ فروری ۱۹۲۲ء موصول ہُوا۔ آپ کی نوازش کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں کہ آپ نے میری حوصلہ افزائی فرمائی ہو احباب۔ کا خیال محض بمصداقِ "الانسانُ ثمرۃُ الانسانِ" منصور ہے ورنہ میں تحسین و آفرین کے خراج حاصل کرنے کا ہرگز مستحق نہیں اور نہ ہی کسی خطاب کا متمنی ہوں میرے حق میں آپ جیسے بزرگوں کی دعا ہی نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ والسلام الاکلام۔

نیاز مند۔ **نصیر از کرنال**

مطلب ایں دگر و مطلب دُنیا دگر است

آسمانی بادشاہت۔ خدا کی بادشاہت۔ اسرائیل بادشاہت خلافت ہم مسیحیوں کے محاورہ اور اعتقاد میں آسمان کی بادشاہت کہیں خواہ خدا کی بادشاہت ہےسے اصل مفہوم میں کوئی تباین نہیں۔ ہماری اصطلاح میں دونوں سے مندرجہ ذیل مطالب اخذ کئے جاتے ہیں۔

اول۔ اس سے بہشت مُراد ہے۔ جس کے ملنے کی ہر ایک دیندار کو تمنا ہے۔

دوم۔ اس سے خدائی یا خداوند مسیح کی امت مراد ہے

سوم۔ اس سے محبت مجموعی کلیسیا یا جماعت مُراد ہے۔

اسرائیل کی بادشاہت سے وہ حکومت مُراد ہے جو ساؤل سے شروع ہو کر بابل کی اسیری پر ختم ہوجاتی ہے اور جو ہمارے خداوند کے ایامِ بعثت میں رومی سلطنت میں جذب ہو گئی تھی یہی وہ بادشاہت تھی جس کے پھر حاصل کرنے کی خواہش نہ صرف یہودیوں میں ہی پائی جاتی تھی۔ بلکہ خود ہمارے نجات دہندہ کے عین صعود اور عروج آسمانی تک اُس کے شاگردوں میں ابھری مارتی تھی۔ دیکھو اعمال ۱: ۶ اور اُس کا جواب اسی ۱: ۷ میں۔

اگرچہ ان تینوں مرادیات میں سے کسی ایک میں بھی آسمان کی یا خدا کی بادشاہت سے اسرائیل کی بادشاہت مراد نہیں۔ تاہم ہمارے خداوند کے ایک وعدہ کے الفاظ میں یہ مطلب پایا جاتا ہے۔ جہاں آپ نے فرمایا اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر کیونکہ باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہیں دے۔ غالباً اسی وعدہ کو یاد دلا کر وقت صعود عیسوی شاگردوں نے دریافت کرنا چاہا کہ اے خداوند کیا تو اسرائیل کی بادشاہت قائم کرنا چاہتا ہے؟

مگر خداوند کے جواب سے بھی اس کی نفی نہ ہونے کے وجہ سے ہمیں اختیار ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسرائیل کی بادشاہت سے مسیحیوں کی سلطنت مُراد سمجھیں جو ہاسے چاروں طرف ہر براعظم میں پھیلی ہوئی ہے۔

یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ ایشیا۔ آسٹریلیا۔

جہاں جاؤ غلامانِ عیسوی ہی آزادی سے حکومت کر رہے ہیں۔

اب رہی خلافت اسلامیہ

اس سے مراد اور کچھ نہیں سوائے اُس کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد چھوڑی اور جس کے پہلے خلیفہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے۔ پھر بہ ترتیب حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت کرم اللہ وجہہ۔ گو جمیع فرق اسلامیہ اس خلافت کو برحق نہیں سمجھتے۔ تاہم حضرات اہل سنت کے دلائل اور براہین کو اگر وہی مان لیا جاوے تو اب یہ خلافت عظمےٰ خداوند عالم نے شاہانِ عثمانیہ سے صلب کر کے انگاری سلاطین مسیحیہ کے قبضۂ اقتدار میں کردی۔ جیسا کہ سید ابوالبرکات صاحب محقق دہلوی حال ہی میں فرماتے ہیں دیکھو علیگڈھ گزٹ جلد ۲ نمبر ۳ ۹ مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء قولہٗ بلفظہٖ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا پ ۱۲ رکوع ۵۔

ترجمہ۔ اور خلیفہ بنا دیگا تیرا رب کسی غیر قوم کو اور تم اس کو ذرا سا بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے (خواہ کتنا ہی ترک موالات کرو یا ایجی ٹیشن کرو یا سول نافرمانی)

اگرچہ اس آیت قرآنی میں یہ نہیں لکھا کہ انگریزوں کو بلکہ غیر قوموں سے ہمارے مولانا کی مراد انگریزوں کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی جبکہ وہ اس کو ترک موالات اور ایجی ٹیشن اور سول نافرمانی سے محدود فرما چکے۔

اب ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید نے اس سلطنت کو جو برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ میں دی گئی یعنی خلافت وہ قیامت تک انہیں کے قبضہ میں رہیگی والتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامت الخ۔ یعنی مسیح کے تابعدار کافروں پر قیامت تک غالب رہینگے۔ کیدارناتھ منت سکینہ۔ از کانپور۔

مسیح آشرم گرودھی بونی بسب ادفس ریواڑی
ضلع گورگانوہ۔

پریہ ور منیجر جی اخبار نور افشاں لاہور۔

جے مسیح کی۔ اس آشرم کے مختصر حالات آپ کے اخبار شروع ماہ جنوری گذشتہ میں درج ہو چکے ہیں اسی سلسلہ میں یہ آشرم التجا کرتا ہے کہ

(۱) ان احکامات و ہدایات کو جو خدائے لامحدود و سرچشمۂ نور سے خداوند مسیح کے پاک روح کے وسیلہ سے اس آشرم کو روحانی ذرائعہ سے پہنچتے ہیں جنکو الہام ربانی یا آکاش بانی کہا جاتا ہے (اور انہیں وہ لوگ اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں جن کے انتکرن شدھ ہیں) یہ آشرم اس طرح سے زیرِ قلم لاتا ہے۔

(۲) اس آشرم کا اعلیٰ مقصد انجیل مقدس پر عمل کرنا اور مسیحی مذہب کو توسیع دینا ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کے لئے صرف یہی ایک (دیکھئے صفحہ ۱۱ کالم پہلا)



نورافشان

مطبوعہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۲ء

کلیسیا کی ذمہ واری زمانہ حال کی بے چینی کی نسبت

مندرجہ بالا عنوان کا مضمون جو پادری پریم داس صاحب کی قلم سے نکلا ہے۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ایڈیٹوریل کالموں میں درج کرتے ہیں۔

خدا نے کلیسیا کو یہی مقرر کیا ہے کہ وہ تمام دنیا کی نہ صرف اخلاقی اور روحانی بھلائی کرنے کا وسیلہ بنے بلکہ تمام دنیا کی مجلسی۔ ملکی اور صنعتی و حرفتی بہتری بھلائی بھی کرے۔ موجودہ زمانے میں مسیحی کلیسیا کے لئے بہت بڑا اور خاص موقعہ ہے اور اگر کلیسیا اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے تو نہ صرف اس سچائی کو جانے جو یسوع مسیح میں ہے بلکہ زمانے کی حالت اور ضرورت سے بھی واقفیت پیدا کرے۔ کلیسیا کو یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کس قسم کی مجلسی ملکی اور صنعتی اور اخلاقی اور روحانی زندگی اس کے برخلاف زور مار رہی ہے۔ کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف اپنے لوگوں بلکہ تمام دنیا کے سامنے موجودہ زمانے کی بے چینی کی نسبت صحیح اور غلط بیان کرے اور ان کی ٹھیک رہبری اور ہدایت کرے۔

اس زمانے کی بڑی بڑی ضرورتیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) قوم اور ملک کی بہتری کے واسطے کس قسم کی لٹریچر کی ضرورت ہے؟ (۲) قوم اور ملک کا مجلسی (سوشیل) انتظام کیسا ہونا چاہیئے (۳) قوم اور ملک کی بہتری کے لئے کس قسم کے قانون اور قاعدے ہونے چاہئیں (۴) قومی ترقی اور ملک کی بہبودی کے لئے کس قسم کی تعلیم کی ضرورت ہے؟ قوم اور ملک کا مذہب کیا ہونا چاہیئے۔

ہم ان سب ضرورتوں سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتے مگر آجکل کا سب سے ضروری سوال قومی ضرورت ہے۔ کوئی سوسائٹی۔ کوئی خاندان یا کوئی کلیسیا ہمیشہ ایک ہی حالت میں قائم نہیں رہ سکتی۔ صنعت و حرفت کی ترقی کلوں اور کارخانوں کے جاری ہونے بعضوں کے عام لوگوں سے زیادہ دولتمند ہو جانے اور بعضوں کے ہاتھ میں غیر معمولی طاقت کے آجانے کے سبب سے نئے سوالات اور نئی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔

لوگ اب جاگ اٹھے ہیں اور ان میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ قومی ترقی اور اس کا مستقبل انہیں سوالات کے حل پر مبنی ہیں۔ آیا یہ حالت دنیا کے لئے برکت کا باعث ہوگی یا لعنت کا۔ اس بات پر انحصار ہے کہ قوم کا کون لیڈر یا رہبر ہو۔ اس نازک زمانے میں بلاشبہ رہبری اور ہدایت کی ضرورت تو ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ رہبر کون ہو دے کلیسیا یا دنیا۔ مسیحیت یا تجارت۔ مسیح یا اس کا مخالف۔

اگر یہ بات مان لی جاوے کہ موجودہ زمانے کی مشکلات کو مسیحیت نے ہی حل کرنا ہے تو کلیسیا کے لیڈروں کو تین باتیں جاننی ضروری ہیں۔

(۱) حل طلب سوال کیا ہے (۲) اس کا رشتہ مسیحیت سے کیا ہے (۳) اس کی نسبت کلیسیا کی کیا ذمہ واری ہے؟

اوّل۔ حل طلب سوال کیا ہے؟ جو سوال ہمارے سامنے مسیحی ہونے کی حیثیت میں پیش ہوتا ہے۔ وہ وہی سادہ سوال ہے جو خدا نے قائن سے کیا یعنے یہ کہ تیرا بھائی کہاں ہے۔ یا اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا اپنے آپ کو۔ دوسرے الفاظ میں انسانی رشتوں اور انسانی ذمہ واریوں کا سوال ہے۔ یہ سوال نیا نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے وقتاً فوقتاً قوموں میں اٹھتا رہا ہے۔

(۱) یہ سوال کلام کے برخلاف نہیں ہے۔ بائبل کا سارا زور دو بڑے حکموں پر ہے۔ سب سے پہلا اور بڑا حکم یہ ہے کہ "خداوند اپنے خدا کو پیار کر"۔ دوسرا "اپنے پڑوسی کو اپنی مانند پیار کر۔ ہمارے خداوند نے فرمایا ہے کہ انہیں دو حکموں پر ساری شریعت اور نبیوں کی باتیں منحصر ہیں۔

(۲) یہ سوال غیر مسیحی نہیں ہے۔ مثلاً

(الف) مسیح خود خدا اور انسان کے نزدیک مقبولیت میں ...... بڑھتا گیا"۔ نہ صرف خدا کی مقبولیت بلکہ انسان کی مقبولیت میں بھی۔

(ب) پہاڑی وعظ میں مسیح خدا کو باپ بتلاتا ہے اور اپنے شاگردوں کو دنیا کے لئے نور و نمک کا لقب دیتا ہے۔

(۳) یہ سوال مسیحی بشارت کے برخلاف بھی نہیں ہے وہ بشارت جو لوگوں کو نیچے سے اٹھا کر بہتر یا مسیح کے برابر نہیں بنا سکتی وہ حقیقت میں بشارت ہی نہیں ہے بلکہ ناقص اور ادھوری ہے۔ کلیسیا کے لیڈروں کی ذمہ واری ہے کہ وہ لوگوں کو اٹھا کر ہر حالت میں اپنے برابر بنانے کی کوشش کریں اور لوگوں کے لئے ہر قسم کی پرہیزگاری۔ صنعتی اور دیگر اقسام کی تعلیموں کے دروازے کھول دیں کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے ہمارے لیڈروں کے برابر ہو جائیں

دوئم۔ اس سوال کا رشتہ مسیحیت کیساتھ جو بے چینی آجکل پھیلی ہوئی ہے وہ مسیحیت کی ہی پیدا کردہ ہے یا یوں کہیں کہ مسیحیت کا ہی بچہ ہے۔ یہ امر غور طلب ہے کہ جہاں کہیں لوگ یسوع مسیح کو نہیں جانتے وہاں اس قسم کی ضرورتیں تو ہیں مگر اس قسم کے سوالات اور بے چینی پیدا نہیں ہوئی اگر مسیحی آئیڈیل (معراج) جو ہر قسم کی بے انصافی اور نابرابری کو نفرت کرتا ہے۔ لوگوں کے سامنے پیش نہ کیا جاتا تو آجکل جس قسم کے سوالات اٹھ رہے ہیں وہ پیدا نہ ہوتے جہاں مذہب یہ سکھلاتا ہے کہ سارے بنی آدم برابر ہیں اور خدا کے سامنے سب کا حق برابر ہے وہاں بے انصافی اور نابرابری رہ نہیں سکتی جہاں مذہب لوگوں کا یہ ایمان ہو

کہ سب بنی آدم برابر ہیں وہاں کس طرح امن اور سلامتی رہ سکتی ہے اگر پولیٹیکل یا مثلی برابری قائم نہ کی جاوے - اس واسطے میری ناقص رائے میں موجودہ بےچینی اور لوگوں کی خواہش مسیح کی انجیل کے مطابق ہے اس واسطے اس کا حل بھی مسیحیت ہی ہے اور یہ حل مسیحیت کے تین بڑے بڑے اصولوں یا قانون میں پایا جاتا ہے۔

(۱) نئی زندگی کا قانون (۲) راستبازی کا قانون (۳) محبت کا قانون۔

(۱) **نئی زندگی** - اس کے وسیلے مسیحیت انسان کی نیچر کو تبدیل کر دیتی ہے اور آخر کار سوسائٹی کی حالت بدل جاتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب تک انسان میں خود غرضی راج کرتی ہے موجودہ مشکل دور نہیں ہو سکتی۔ یسوع مسیح نے اس سچائی کو پہچان لیا۔ اس واسطے اس نے اپنی بادشاہت میں داخل ہونے کی پہلی اور لازمی شرط نئی زندگی بتلائی نئی زندگی کے بغیر اس کا حل بےسودگی ہے۔ نئی زندگی سے سوسائٹی کی نئی صورت ہو جاتی ہے تم زندہ پتھروں کی مانند روحانی گھر بنتے جاتے ہو یہ مسیحیت کا ہی کام ہے اور سوائے اس کے کوئی اور اس کام کو کر نہیں سکتا۔

۲- (۲) **راستبازی** - راستبازی کے وسیلے مسیحیت انسان کو ایک نیا پیمانہ دیتی ہے۔ جس سے وہ اپنا رشتہ خدا کے ساتھ اور اپنے ہم جنسوں کیساتھ ٹھیک اور راست طور پر قائم رکھ سکتا ہے۔ پہاڑی وعظ کے ۵ و ۶ و ۷ بابوں میں اور متی کی انجیل کے ۲۲: ۳۷-۴۰ میں اس کا بیان کیا گیا ہے مسیحیت جیسے زندگی ہے ویسے قانون یا اصول بھی ہے۔ نئی زندگی جو انسان میں ڈالی جاتی ہے اُس کو بڑھنے اور ہدایت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ دل از سر نو پیدا ہو چکا ہو مگر سر میں ابھی تک جہالت اور نادانی ہو اور دماغ بہت سی غلطیوں سے بھرا ہوا ہو۔ نئی زندگی سے راستبازی کرنے کا ارادہ تو پیدا ہو جاتا ہے مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ راستبازی کیا ہے؟ اس کی تشریح راستبازی کی شریعت میں پائی جاتی ہے جیسا کہ یسوع مسیح کی تعلیمات اور نمونہ میں موجود ہے مسیح ہی جو جہان کا نور ہے اس کی تشریح کر سکتا تھا۔ مسیحیت ہی ان اصولوں کو پیش کرتی ہے۔ جن پر عمل کرنے سے ہم بنی آدم کی بےغرض خدمت کر سکتے ہیں۔

۳ **محبت** - محبت کے اصول کے وسیلے مسیحیت دنیا کو اُس کی تمام مشکلات کے حل کرنے کے لئے ایک ڈائنامیٹ دیتی ہے۔ ہم لوگوں کو صرف یہ بتا کر کہ نیکی کیا ہے نیک نہیں بنا سکتے۔ اور محض برائی کے برے نتیجے بتا کر بدی سے بچا نہیں سکتے۔ یہ تو محض اوپر کا کام ہے مسیحیت نہ صرف ہم کو بتلاتی ہے کہ ہم از سر نو پیدا ہوں اور نہ صرف ہم کو ایک ایسا پیمانہ دیتی ہے کہ جو ہماری رہبری کرے۔ بلکہ طاقت بخشتی ہے کہ مسیحی زندگی بسر کر سکیں اور مسیحی اصولوں کی پیروی کر سکیں۔ محبت فرض کو ہماری پسندیدہ خدمت میں تبدیل کر دیتی ہے۔

سیوم۔ **کلیسیا کی ذمہ واری** -

(۱) کلیسیا کا فرض ہے کہ موجودہ زمانے کی بےچینی میں لیڈر یا ہادی بنے۔ قومی ضرورت کی کوئی بات ایسی نہیں ہے جو مسیحیت میں نہ پائی جاتی ہو۔ کلیسیا کے سامنے اس زمانے کی سب سے بڑی اور ضروری بات یہ ہے کہ وہ ہر ایک خیال کو خواہ وہ مجلسی ہو یا ملکی - اخلاقی ہو یا روحانی مسیح کے تابع کر دے۔ محض ظاہری ترقی اور بہتری مسیحیت کے خلاف ہے۔ انسان صرف روٹی سے ہی جیتا نہیں رہتا۔ بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔

(۲) کلیسیا کو ہی لوگوں کی ضمیروں کی رہبری یا ہدایت کرنی چاہئیے مسیحیت کا فرض ہے کہ لوگوں کی ضمیروں کی ایسی رہبری کرے کہ وہ سیکھ لیں کہ سوسائٹی کے مختلف لوگوں کی ایک دوسرے کی نسبت کیا ذمہ داری ہے۔ کلیسیا کو یہ بات بھی سکھلانی ہے۔ کہ انسان اس واسطے پیدا نہیں کیا گیا کہ محض اپنے ہی لئے جیوے اس کے واسطے یہ امر بالکل نامناسب اور بُرا ہے کہ وہ اوروں کی بھلائی کو نظر انداز کر کے محض اپنے ہی نفع کی تلاش کرتا رہے "جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو"۔ کلیسیا کو لوگوں کے سامنے ان اعلیٰ اخلاقی اصولوں کو بھی پیش کرنا چاہیئے جس کا ذکر انجیل میں کیا گیا ہے۔

(۳) کلیسیا کو ملک کی ہر قسم کی مجلسی تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔ پرہیزگاری - پاکیزگی اور دیگر خیراتی اور بھلائی کے کاموں میں کلیسیا کو حصہ لینا چاہیئے۔ ضروری ہے کہ ان سارے کاموں میں لوگ مسیحیوں میں یسوع مسیح کی روح مزاج اور زندگی کو دیکھیں تاکہ ان کی ضمیریں نئی صورت میں ڈھلتی جاویں۔

(۴) کلیسیا کو ملک کی مجلسی تحریک میں مسیح کی روح پھونکنی چاہیئے۔ یہ قربانی صلیب اٹھانے اور نیکی کے لئے دکھ سہنے کی روح ہے۔ کلیسیا کے لیڈروں کو اپنے نمونے اور عملی مثالوں کے ذریعہ اس روح کو اوروں میں پہنچانا چاہیئے۔

سچائی کیا ہے؟

یہ ایک عجیب معاملہ ہے کہ ہماری زبان کے بعض چھوٹے چھوٹے لفظ ایسے ہیں جن کا مطلب سمجھنا اور سمجھانا عام لوگوں کے لئے ہی مشکل نہیں رہتا ہے بلکہ اُن کے مطالب کی تفہیم میں اچھے اچھے غوطے کھا جاتے ہیں۔ ان الفاظ میں سے سچ یا حق ایسے ہی لفظ ہیں جن کے مفہوم کو سمجھنا سمجھانا مشکل ہے۔

بائبل مقدس میں لفظ حق (امیتھہ - ایمونہ) پائداری استواری - مضبوطی - استقلال وغیرہ کے معنے میں آیا ہے جو در حقیقت مصدر کے معانی ہیں۔ عموماً اس سے حق کے معنے لئے گئے ہیں۔ بائبل میں حق تصدیق امر واقعی میں موافقت و مطابقت کا نام ہے۔ استثنا ۱۳: ۱۴ امثال ۱۲: ۱۷ امر واقعی اور تصدیق کی غیر موافقت جھوٹ

یا کذب ہے۔

بعض وقت عدل وانصاف کو حق کہا گیا ہے خروج ۱۸: ۲۱ - و امثال ۲۰: ۲۸ - اکثر اوقات وفاداری کو حق بیان کیا گیا ہے ۲ سلاطین ۲۰: ۳ - پیدایش ۳۲: ۱۰ زبور ۳۱: ۵ میں جب خدا کو سچائی کا خدا کہا گیا ہے تو اُس کی وفاداری کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا گیا۔

انبیاء کی تحریرات میں ایمیتھ آبی الہام ومکاشفہ کا ہم معنا آیا ہے استثناء ۱۳: ۱۲ و ۱۴ اور دانائی اور سچی فلاسفی کے معنوں میں بھی آیا ہے امثال ۲۳: ۲۳ -

نئے عہدنامہ میں حق کا مترادف لفظ الیتھیا آیا ہے۔ جو سپٹوجنٹ کے مترجموں نے ایمیتھ کا مطلب ادا کرنے کو استعمال کیا تھا۔ اس یونانی لفظ کا مطلب ایک حقیقت یا امر واقعی کا ہے جو فریب ودغا کے خلاف حقیقت ہوتی ہے۔ اس سے نئے عہد میں ہمیشہ سچائی اور صداقت مراد لی گئی ہے۔ تو بھی یہ لفظ خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً پولس رسول اسے خدا کی مرضی کے معنوں میں استعمال کرتا ہے جو فطرۃً انسان کی ضمیر پر ظاہر وروشن ہوتی آئی ہے روم ۱: ۱۸ و ۲۵ خصوصاً جو مرضی یسوع مسیح کی انجیل میں ظاہر ہوئی ہے۔ ۲ قرنتھ ۴: ۲ - گلاتی ۳: ۱ یوں سچائی اور صداقت انجیل کے ہم معنا ہو گئی ہے۔ افس ۱: ۱۳ و گلاتی ۲: ۵ و ۱۴ مگر پاسبانی خطوط میں لفظ سچائی اور صداقت مسیحی جماعت کی تعلیمات پر استعمال ہوا ہے ۱ تمط ۴: ۳ و ۲ تمط ۲: ۱۵۔

یوحنا رسول کی تحریرات میں لفظ حق اور سچائی خاص معانی میں آیا ہے۔ مثلاً یوحنا کی انجیل میں حق کی حقیقت پر سوال آیا ہے ۱۸: ۳۸ - اس کا جواب ۸: ۴۰ میں دیا گیا ہے۔ کہ جہاں پر خدا کی ذات کو حق وسچائی ظاہر کیا گیا ہے خداوند یسوع مسیح کو حق کا شاہد ظاہر کیا گیا ہے۔ یسوع مسیح حق سے یعنی خدا سے آیا ہے۔ ۵: ۱۷ و ۱۸ اس لئے اس نے خود حق ہونے کا دعویٰ کیا ۱۴: ۶ جو حق یسوع میں تھا اُس کا حصہ دار اُس نے اپنے شاگردوں کو بھی بنایا ۱۷: ۸ اپنے صعود کے بعد اُس نے حق کی روح بھی شاگردوں پر ڈالی ۱۴: ۱۷ -

مندرجہ صدر بیان سے سب سے پہلے تو حق اور سچائی ہی ایسی شے ہے جسے سمجھنا ضروری ہے ہم کو دو باتوں کا علم ہے۔ ان میں سے ایک تو حقائق اور واقعات خارجی ہیں۔ دوم ان کے تصورات اور ان کی بابت تصدیقات ہیں یا ایک حقیقت وجود خارجی کی ہے اور دوسری تصور وتصدیق بھی ایک حقیقت ہے۔ اب اگر واقع خارجی یا وجود خارجی کے عین موافق تصور وتصدیق پائی جائے تو اُسے حق وصداقت کہینگے۔ اگر خلاف ہو تو کذب ودروغ کہینگے پس کوئی تصور یا کوئی تصدیق اگر واقع یا وجود خارجی کے عین موافق ہووے تو سچائی کہلائیگی۔

بائبل کی رو سے اعلیٰ ومنتہی حق وسچائی خدا کی ذات وشخصیت واوصاف وکام ہیں۔ دوسرے درجہ کا حق خود خداوند یسوع مسیح ہے جو اعلیٰ حق کا گواہ وشاہد ہے تیسرے درجہ کا حق اور سچائی خداوند یسوع مسیح کا کام وکلام ہے جو یسوع مسیح کی اعلیٰ حق پر شہادت وگواہی ہے۔ چوتھے درجے کی سچائی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کا کام وکلام ہے یہ شاگرد یسوع مسیح اور اُس کے کام وکلام کے شاہد وگواہ ہیں۔ پس ہر ایک مسیحی کا اعلیٰ فرض یہ ہے کہ وہ بائبل کو حق اور سچائی قبول کرے اور غیر مسیحی دنیا کے روبرو اس کے حق ہونے کو ظاہر وثابت کرے۔

بائبل کا کلام انبیا اور مرسلین برحق کی خدا کی بابت گواہی اور شہادت ہے۔ یہ شہادت واقعات کے عین موافق ہیں۔ بائبل کے واقعات باطل نہیں ہو سکتے ہیں نہ بائبل کی شہادت پر کبھی حرف آسکتا ہے۔ بائبل حق اور سچائی کا خزانہ ہے۔ رہ جو بائبل کا معتقد وعامل نہیں وہ حق کے سمندر سے دور ہے۔ اگرچہ جوہڑوں اور تالابوں کا مالک ہووے تو کیا؟

والنٹیر انجمنیں توڑ دو سول نافرمانی بند کردو

(انجمن رضا کاران توڑ دی گئیں)

مسٹر دیوداس گاندھی گورکھپور سے تار دیتے ہیں۔ یہاں صورت حالات میں اب سکون پیدا ہو گیا ہے۔ مولانا آزاد سبحانی اور پنڈت جگت جیون لال کے ساتھ ملکر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی ۹ گھنٹہ تک حالات موجودہ پر غور کرتی رہی اور اُس نے فیصلہ کیا ہے کہ سر دست اس علاقہ میں انجمن رضا کاران توڑ دی جائیں۔ تارکین موالات کی تمام سرگرمیاں بند کردی جائیں۔ اور پہرے دینے کا کام ملتوی کر دیا جائے۔

(اخبار عام)

نبوت کا ایک اور شریک پیدا ہوا

گنا چور (ضلع جالندھر) میں ایک اور خدا کا نبی اور رسول اور امام مہدی پیدا ہوا ہے۔ پہلی وحی زلزلہ کی اور دوسری جرمنی میں ایک بھاری آگ کی نازل ہوئی ہے۔ اس نئے نبی نے پہلی وحی کی شان نزول اور تفسیر بیان کرنے میں فلسکیپ کے دو صفحے سیاہ کئے ہیں اور دوسری وحی کو اپنے دعوے کے لئے بطور ایک آسمانی شہادت کے پیش کیا ہے۔ یہ آگ اور زلزلہ کے نبی کچھ دن اور صبر کرتے تو بہتر تھا۔ کیا دنیا میں پہلے کچھ کم آگ لگی ہوئی ہے اور کچھ کم زلزلے آرہے ہیں کہ اب یہ نئے نبی یہ مہیب سوغاتیں اہل دنیا کے لئے اپنے ہمراہ لائے ہیں۔ (〃)

تبریز کی حالت

(تبریز ۱۱ فروری) اسمعیل خاں ایک سابق افسر تبریز کا گورنر مقرر ہوا ہے۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں جن میں مشہور آزادی پسند رضا اور [illegible] شامل ہیں۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ ہوئی خاں سرحد کو عبور کرکے قفقاز پہنچ گیا ہے۔

([illegible] مطبوعہ ۱۷ فروری)

بردولی میں کانگریس کی کارکن کمیٹی کا اجلاس عام سول نافرمانی ملتوی

اعلانات نافذہ کی خلاف ورزی بند۔ مالیہ ادا کیا جائے۔

واقعات حالیہ نے حامیان عدم تعاون کا تمام نظام درہم برہم کر دیا

کانگریس کی کارکن کمیٹی کا اجلاس ۱۱-۱۲ فروری کو بردولی میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) کارکن کمیٹی چورا چوری کے ہجوم کی اس خلاف انسانیت کارروائی پر اظہار افسوس کرتی ہے جو اس نے کانسٹبلوں کو بے رحمی سے قتل کر کے اور تھانہ کو آگ لگا کر کی نیز وہ مرحوم اشخاص کے اہل کنبہ سے ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔

(۲) عام سول نافرمانی ملتوی۔

قدرت کی بار بار آگاہیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مرتبہ عام سول نافرمانی کرنے کا خیال کرنے کے وقت نہ کوئی عام تشدد آمیز فساد ہوتا رہا ہے جو ظاہر کر رہا ہے کہ ملک میں کرہ ہوائی تشدد سے کافی پاک نہیں جس سے عام سول نافرمانی شروع کیجائے اس کی تازہ ترین مثال وہ رنجدہ المناک واقعات ہیں کہ جو چورا چوری واقعہ نزد گورکھپور وقوعہ میں آئے۔ کانگریس کی کارکن کمیٹی قرار دیتی ہے کہ عام سول نافرمانی جس کے بردولی اور دیگر مقامات میں شروع کرنے کا خیال تھا ملتوی کر دیجائے اور مقامی کانگریس کمیٹیوں کے نام آئندہ ہدایات جاری کر دی جائیں۔ کہ وہ کاشتکاران کو مالیہ اور دیگر واجب الادا لیکس جن کی عام سول نافرمانی شروع کرنے کے خیال سے ادائیگی ملتوی کی گئی ہو۔ گورنمنٹ کو ادا کرنے کا مشورہ دیں۔ نیز انہیں ہدایات کی جائے کہ وہ ہر طرح کی جارحانہ کارروائی کی تیاریوں کو ملتوی کر دیں۔

(۳) عام سول نافرمانی کا التوا اس وقت تک جاری رہیگا جبتک کہ کرہ ہوائی اس درجہ باتشدد نہ ہو جائے کہ ایسے عام مظالم کو جیسے گورکھپور میں ہوئے یا ایسی شرارت آمیز کارروائیوں کو جیسی کہ بمبئی اور مدراس میں بالترتیب ۱۷ نومبر اور ۱۳ جنوری گذشتہ کو ہوئیں عدم اعادہ کا یقین نہ ہو جائے۔

(۴) پہرے ملتوی۔

پرامن کرہ ہوائی کو ترقی دینے کی غرض سے کارکن کمیٹی مشورہ دیتی ہے کہ مزید ہدایات ملنے تک تمام کانگریسی جماعتیں وہ تمام کارروائیاں بند کر دیں کہ جو خاص طور پر اس مقصد سے کی جا رہی ہیں کہ اپنے آپ کو گرفتار اور قید کرایا جائے۔ ہاں کانگریس کی معمولی کارروائیاں جن میں رضاکار بھرتی بھی شامل ہے۔ جہاں کہیں بالکل پرامن کرہ ہوائی کا یقین ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ میں اس مقصد کے لئے تمام پہرے لگانے سوائے ان پہروں کے جو شراب کی دوکانوں پر شراب نوشی کی برائیوں سے لوگوں کو متنبہ کرنے کے پرامن اور نیک مقصد سے لگائے جائیں۔ بند کر دیئے جائیں یہ پہرے مسلمہ عمدہ چلن کے اور متعلقہ کانگریس کمیٹی کی طرف سے خاص طور پر منتخب شدہ اشخاص کے ہاتھ میں ہوں گے۔

(۵) کارکن کمیٹی مشورہ دیتی ہے کہ مزید ہدایات ملنے تک تمام والنٹیروں کے جلوسوں اور عام جلسوں کو جو محض اس مقصد سے کئے جاتے ہیں کہ ایسے جلسوں کی ممانعت کے اعلانات کی خلاف ورزی کی جائے بند کر دیا جائے۔ کانگریس کے پرائیویٹ جلسوں اور دیگر کمیٹیوں نیز عام جلسوں میں مداخلت نہ کی جائیگی جو کہ کانگریس کی معمولی کارروائی کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

(۶) ورکنگ کمیٹی کے علم میں ایسی شکایات لائی گئی ہیں کہ اسامیاں زمینداروں کو ٹیکس نہیں دیتی ہیں۔ کمیٹی نے کانگریس کی جماعتوں اور کارکنوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اسامیوں کو بتا دیں کہ اس طریقہ میں مالیہ کا نہ دینا کانگریس کے ریزولیوشنوں کے خلاف ہے اور یہ کہ وہ ملک کے بہترین فواید کے لئے نقصان دہ ہے۔

(۷) ورکنگ کمیٹی نے زمینداروں کو اطمینان دلایا ہے کہ تحریک کانگریس کا منشا یہ نہیں کہ زمینداروں کے قانونی حقوق کی مخالفت کرنے کا کوئی ارادہ یا خیال کیا گیا ہے۔ جن مقامات میں اسامیوں کو شکایات ہیں کمیٹی کی خواہش یہ ہے کہ وہاں باہمی مشورہ سے اور ثالثی فیصلہ سے شکایات دور کی جائیں۔

(۸) ورکنگ کمیٹی کے نوٹس میں شکایات لائی گئی ہیں۔ کہ رضاکار جماعتوں کی بھرتی میں بڑی فروگذاشت کی جاتی ہے۔ اور یہ کہ مناسب لوگوں کو منتخب نہیں کیا جاتا۔ اور یہ کہ ہاتھ سے کاتے ہوئے سوت کا بنا ہوا کھدر استعمال کرنے پر اصرار نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ہندو اچھوت پن کے دور کرنے کے قواعد پر عمل کرتے ہیں اور نہ یہ معلوم کرنے کی پرواہ کی جاتی ہے کہ رضاکاران خیال۔ قول اور فعل میں کانگریس کے ریزولیوشنوں کے مطابق عمل کرنے پر پورا یقین کرتے ہیں۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی کانگریس جماعتوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی رضاکاروں کی فہرستوں کی ترمیم کریں اور ایسے تمام رضاکاروں کے نام خارج کر دیں جو اپنے حلف کی تمام ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔

(۹) ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ جب تک کارکنان کانگریس آئین کانگریس پر پوری طرح عمل نہ کریں اور ان قرار دادوں پر عمل نہ کریں جو کانگریس کمیٹی وقتاً فوقتاً منظور کریگی تب تک یہ ممکن نہیں کہ کانگریس کے مقاصد کو ضروری طور پر بالکل تکمیل دی جائے۔

(۱۰) مذکورہ بالا قراردادوں کا عمل اس وقت تک رہیگا جبتک کہ ورکنگ کمیٹی کی معمولی یا خاص میٹنگ کی جائے اور اس کے بعد قراردادوں کی کمیٹی سے تصدیق و منظوری کی جائیگی۔ سیکرٹری یہ میٹنگ جس قدر جلد ممکن ہو حکیم اجمل خاں کے ساتھ مشورہ کرکے منعقد کرائیگا۔

چونکہ گورکھپور کا دردناک واقعہ اسبات کا دردناک ثبوت ہے کہ اب تک عوام الناس نے عدم تشدد کی ضرورت کو مجوزہ سول نافرمانی کے خاص جزو کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا ہے اور یہ کہ غیر محتاط لوگوں کو رضاکاروں میں کانگریس کی ہدایات کی خلاف ورزی کرکے بھرتی کیا گیا ہے۔ ان باتوں سے ظاہر ہے کہ ستیہ آگرہ کے خاص جزو کو تسلیم ہی نہیں کیا گیا۔ اور چونکہ ورکنگ کمیٹی کی رائے میں کانگریس کے آئین کو نامکمل طریقہ سے صورت دی گئی ہے۔ اس لئے اصل مقصد حاصل نہیں ہو سکا اور اس لئے کمیٹی کے اندرونی نظام کو مکمل کرنے کی خاطر کمیٹی نے تمام کانگریس جماعتوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ حسب ذیل کوششوں میں مصروف ہو جائیں۔

(۱) کانگریس کے کم از کم ایک کروڑ ممبر بھرتی کئے جائیں

(الف) چونکہ عدم تشدد جواز اور صداقت کانگریس نصب العین کا متن و لیتھ ہیں۔ اس لئے کسی ایسے شخص کو بھرتی نہ کیا جائے۔ جسے عدم تشدد کی صداقت کے حصول سوراجیہ کے لئے ناگزیر ہونے پر یقین نہ ہو۔ اس لئے کانگریس کا نصب العین ہر ایک شخص کو جسے کانگریس میں شامل ہونے کے لئے اپیل کیا جائے اچھی طرح سمجھا دیا جائے۔

(ب) کارکنوں کو نوٹ کر لینا چاہئے کہ کوئی شخص جو سالانہ چندہ ادا نہیں کرتا باضابطہ کانگریسی آدمی خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تمام پرانے ممبروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نام درج رجسٹر کرالیں۔

(۲) چرخہ کو ہر دلعزیز بنایا جائے اور ہاتھ سے کاتے ہوئے سوت کے اور ہاتھ سے بنے ہوئے کھدر کی تیاری کے متعلق انتظام کیا جائے۔

نوٹ (۱) تمام کارکنان اور عہدہ داران کھدر میں ملبوس ہونے چاہئیں اور سفارش کی جاتی ہے کہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے انہیں خود چرخہ کاتنا سیکھنا چاہئیے

(۳) قومی سکولوں کو ایک نظام میں لایا جائے۔

نوٹ۔ سرکاری سکولوں پر کوئی پہرہ نہ دیا جائے۔ تمام اہم معاملات میں قومی سکولوں کی فوقیت پر بہترین اعتماد کیا جائے۔

(۴) بہتر زندگی کے لئے اچھوت اقوام کو مرتب کیا جائے تاکہ اُن کی مجلسی دماغی اور اخلاقی حالت بہتر کی جا سکے۔ اور انہیں ترغیب دیجائے کہ وہ اپنے بچوں کو قومی سکول میں بھیجیں اور ان کے معمولی آسانیاں جو دیگر شہریوں کو حاصل ہیں بہم پہنچائی جائیں۔

نوٹ:۔ اس لئے جہاں ہم میں اچھوت پن کے خلاف ابھی تک بھاری تعصب موجود ہے وہاں کانگریس کے سرمایہ سے علیحدہ سکول کھولے جائیں اور علیحدہ کنوئیں بنائے جائیں۔ ایسے طلبا کو قومی سکولوں میں کوشش کرنے اور لوگوں کو اچھوتوں کو مشترکہ کنوؤں کے استعمال کرنے کی اجازت دینے پر آمادہ کرنے کے لئے ہر ایک کوشش کی جانی چاہئیے۔

(۵) وہ لوگ جو شراب نوشی کے عادی ہیں گھر بہ گھر جا کر پرہیزگاری کا پرچار کرنا چاہئیے اور پہرہ لگانے کی بجائے شراب نوشی کے گھروں میں جا کر اس سے اپیل کرنے پر زیادہ اعتماد کیا جائے۔

(۶) تمام پرائیویٹ تنازعات کے تصفیہ کے لئے دیہاتی اور شہری پنچائتیں بنائی جائیں اور پنچایت کے فیصلوں کی تعمیل کے متعلق محض پبلک رائے کی طاقت اور پنچائتی فیصلوں کی صداقت پر اعتماد کرنا چاہئیے۔

نوٹ۔ اس غرض سے کہ جبر و تشدد کا گمان بھی نہ ہو سکے۔ اُن لوگوں کے خلاف جو پنچائتی فیصلہ کی تعمیل نہ کریں۔ مجلسی بائیکاٹ سے کام نہ لیا جائے۔

(۷) تمام اقوام اور جماعتوں کے درمیان اتحاد کو پیدا کرنا تحریک عدم تعاون کا مقصد ہے۔ ایک سوشل سروس ڈیپارٹمنٹ (محکمہ سماجک سیوا) مرتب کیا جائے۔ جو بیماری یا حادثہ کے اوقات میں بغیر کسی امتیاز کے امداد دیگا۔

نوٹ۔ ہر ایک عدم تعاونی شخص اس عقیدے پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے ہوئے ہر ایک شخص کی خواہ وہ انگریز ہو یا ہندوستانی بیماری یا حادثہ کی صورت میں ذاتی خدمات سرانجام دینا اپنا فرض خیال کریگا۔

(۸) تلک سوراجیہ فنڈ کو جاری رکھا جائے اور ہر ایک کانگریسی مرد یا کانگریسی ہمدرد سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ کم از کم سنہ ۱۹۲۱ء کے متعلق اپنی سالانہ آمدنی کا سواں حصہ (۱/۱۰۰ حصہ) ادا کرے۔ ہر ایک صوبہ کو اپنی آمدنی کا ۲۵ فی صدی حصہ تلک سوراجیہ فنڈ کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہئیے۔

(۹) مندرجہ بالا ریزولیوشن اگر ضروری ہو تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں نظر ثانی کے لئے پیش کیا جائیگا۔

(۱۰) کارکن کمیٹی کی رائے میں ان لوگوں کے لئے جو سرکاری ملازمت ترک کریں۔ ملازمت مہیا کرنے کیلئے کوئی تجویز کرنا ضروری ہے اور اس مقصد سے کمیٹی ممبرز میاں محمد حاجی محمد چھوٹانی جمنالال بجاج اور وی۔ جے پٹیل کو مقرر کرتی ہے کہ وہ کوئی سکیم وضع کریں کہ جس پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے متذکرہ خاص جلسہ میں غور کیا جائیگا

(اخبار عام)

شہزادہ صاحب امرتسر نہیں جائینگے۔ میجر بیگ جو آجکل شہزادہ صاحب کے ساتھ خاص ڈیوٹی پر مقرر ہیں بذریعہ ایک سرکاری اعلان مطلع فرماتے ہیں کہ شہزادہ صاحب امرتسر تشریف نہیں لے جائینگے۔

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ مہاتما جی کا فیصلہ ہے

پنڈت مالوی جی کا اس میں کچھ بہت ہاتھ نہیں

پنڈت مالوی جی کا لیکچر باردولی میں

مہاتما جی کا پرائشچت پانچ روز کی فاقہ کشی

یہ ہولناک واقعہ پرماتما کی طرف سے تیسری فہمایش ہے

(بذریعہ ایسوشی ایٹڈ پریس)

بمبئی ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی جی نے سول نافرمانی ملتوی کرنے کے متعلق اپنا آخری فیصلہ اس وقت کیا جبکہ انہوں نے دو آدمیوں کی زبانی چوراچوری کے ہولناک سانحہ کے چشم دید واقعات سن لئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں آدمی اس وقت وہیں موجود تھے۔ مہاتما جی نے سول نافرمانی ملتوی کرنے کے متعلق تجویز ایسے پُرزور طریقہ پر پیش کی کہ ورکنگ کمیٹی نے سول نافرمانی کے التوا کا ریزولیوشن بغیر کسی مخالفت کے منظور کر لیا۔

پنڈت مالوی جی کا باردولی میں لیکچر

باردولی سے واپس ہونے سے پیشتر مالوی جی نے باردولی کے ایک عظیم الشان مجمع کے سامنے تقریر کی اور انہیں اس بات پر مبارکباد دی کہ وہ ایک قومی مقصد کے لئے نہایت سخت قربانیاں کرنے اور مصیبتیں جھیلنے کے لئے تیار ہوئے ہیں جو کہ سول نافرمانی کی صورت میں رونما ہوتی لازمی ہیں اور ان سے درخواست کی کہ وہ مہاتما جی کے اس نئے فیصلہ سے مایوس نہ ہوں۔ مہاتما جی کا یہ فیصلہ حب الوطنی اور راست پسندی پر مبنی ہے اور مہاتما جی جیسی صادق اور پوتر آتما ہستی کے لئے سوائے اس کے اور کسی فیصلہ پر پہنچنا ممکن ہی نہیں تھا اس سے یہ بات نہایت یقینی طور پر ثابت ہو سکتی ہے اور اس میں کسی کو چون چرا کی گنجایش نہیں رہتی کہ مہاتما جی تشدد کے سخت خلاف ہیں اور انہیں اس امر کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ سول نافرمانی کی طرف گورنمنٹ کا رویہ کیسا ہے اور کیسا نہیں۔

پنڈت مالوی جی سے ملاقات

پنڈت مالوی جی نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ باردولی میں آئندہ کے متعلق جو پالیسی فیصلہ کی گئی ہے اس پر پیروان عدم تعاون کو مایوس یا بے حوصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تبدیلی دراصل کمزوری کی شہادت نہیں بلکہ اس امر کے متعلق ان کے عقیدہ کی پختگی اور مضبوطی کا اظہار ہوتا ہے کہ عدم تشدد تحریک عدم تعاون کی روح رواں ہے اور کامیابی کے لئے اسے نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔

مہاتما جی کا برت

ایک اور نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ سول نافرمانی کے التوا کے فوراً ہی بعد مہاتما جی نے چوراچوری کے ہولناک سانحہ کے پرائشچت کے طور پر ۳ دن تک برت کرنے کی خواہش ظاہر کی اور اپنے پیرووں سے بھی ویسا ہی کرنے کو کہا لیکن بہت زور دینے دلانے پر انہوں نے پانچ دن تک فاقہ کرنا منظور کیا ہے۔ یہ برت اتوار کے شام سے شروع ہو کر شکروار کی شام کو ۵ بجے ختم ہوتا ہے۔

پرماتما کی طرف سے تیسری فہمایش

مہاتما جی نے ینگ انڈیا کی تازہ اشاعت میں تحریر فرمایا ہے کہ سول نافرمانی کا بانی ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو چوراچوری کے ہولناک سانحہ کا خاص طور پر ذمہ وار سمجھتا ہوں اور اس سے یہ ضروری خیال کرتا ہوں کہ اس لئے مزید پرائشچت کروں۔ اگرچہ تمام برت خفیہ طور پر ہونے چاہئیں۔ لیکن میں اس کا اعلان اس لئے کرتا ہوں کہ میں اسے پرائشچت اور سزا دونوں خیال کرتا ہوں۔ یہ سزا تو ان کے لئے ہے جو اس وحشیانہ قتل کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ اشتعال انگیزی کی کوئی مقدار بھی ان جرائم کو حق بجانب قرار دے سکے۔ آپ نے مجرموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ خود بخود اپنے آپ کو حکام کے حوالہ کر دیں اور اپنے جرائم کا صاف الفاظ میں اقبال کریں۔ کیونکہ محبت کی سزا صرف یہی ہے کہ خود تکلیف برداشت کی جائے۔ کارکنان کانگریس کے لئے مہاتما جی کی ہدایت یہ ہے کہ آپ میرے برت فاقہ کشی کی نقل نہ کریں بلکہ ورکنگ کمیٹی نے جو نیا ساختہ پروگرام آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سخت کوشش کریں۔ مہاتما جی اس چوری چورا کے افسوسناک سانحہ کو پرماتما کی طرف سے ایک تیسری فہمایش خیال کرتے ہیں۔

(ہندے ماترم ۱۷ فروری)

مہاتما گاندھی کی صاف گوئی

مہاتما گاندھی بمبئی میں ایک ملاقات کے دوران میں یہ دریافت کئے جانے پر کہ اگر آپ گرفتار کیا گیا تو کیا باردولی میں سول نافرمانی بند ہو جائیگی۔ فرمایا کہ "یقیناً مجھے امید نہیں کہ میری گرفتاری پر باشندگان باردولی فوراً اسے ترک کر دینگے۔ لیکن اگر وہ ترک بھی کر دیں تو ان کی ایسی کمزوری کی وجہ سے گورنمنٹ مجھے گرفتار کرنے میں حق بجانب ہوگی۔ میری معروف انسانی اور بالاتر از انسانی طاقتوں کے متعلق اس قدر توہمات پھیلے ہوئے ہیں کہ بعض اوقات میں محسوس کرتا ہوں کہ میری قید اور جلاوطنی اور پھانسی بالکل بجا ہوگی مجھ میں فوق الفطرت طاقتیں ہونے کے متعلق یہ یقین فی الحقیقت قومی ترقی میں بھاری رکاوٹ ہے اور گورنمنٹ معقولیت پسند حضرات کے شکریہ کی مستحق ہوگی۔ اگر وہ مجھے لوگوں کے درمیان میں سے نکال لے اور اس کے بعد خود پاگل نہ ہو جائے۔ بلکہ لوگوں کے ساتھ انصاف کے ساتھ اور دہشت انگیزی کے بغیر کارروائی کرنی چاہیے۔ مہاتما جی کے اس جواب سے ظاہر ہے کہ وہ کس قدر بلند خیال راستباز اور نیک نیت بزرگ ہیں۔ آپ چاروں طرف نگاہ ڈال کر دیکھیں۔ آپ کو اس قسم کی صاف بیانی اور صداقت پسندی



کی کوئی مثال نہ ملیگی۔ مہاتما جی کی ایسے اوصاف حسنہ کی وجہ سے ہی بزرگ انہیں فوق الفطرت انسان سمجھتے ہیں۔ مبارک اور خوش قسمت ہے ہندوستان جسے ایسا بے نظیر لیڈر ملا ہوا ہے۔ (اکیسری ۱۶ فروری ۱۹۲۲ء)

ایشیا

۳۰ جنوری کے روز ۹ بھوٹانی برہم پتر دریا کو عبور کرتے ہوئے ڈوب مرے۔

رسالہ بائیکاٹ اردو مطبوعہ دہلی ضبط کیا گیا۔ ایک کتاب فارسی زبان کی بنام کشفی تلبیس مطبوعہ برلن اور رسالہ آزادی شرق مطبوعہ برلن سمندر کسٹم ایکٹ کے ماتحت سمجھے گئے ہیں۔

ایک آدمی نے کالی مائی کو اپنا بیٹا بھینٹ چڑھا دیا گرفتار کیا گیا سیشن سپرد کیا گیا۔ عدالت نے ملزم سے پاگل سمجھ کر قتل کے جرم سے بری کر کے پاگل خانہ میں بھیجدیا۔

۱۹۲۰ء میں بمبئی شہر میں ۲۴ ½ لاکھ روپیہ کی مالیت چوری میں گئی ہے ۱۹۱۹ء کی نسبت ۴ لاکھ روپیہ کی چوری کی ترقی ہوئی ہے ۱۹۱۸ء کی نسبت دوگنی ترقی ہوئی ہے ۱۹۲۱ء کے نقصان کا اندازہ یقیناً زیادہ ہوگا۔

کالیکٹ ۱۱ فروری کی خبر ہے کہ آج دس موپلہ باغی ایک ہندو مندر میں پناہگزیں ہو کر پولیس سے لڑ کر مر گئے پر اطاعت منظور نہ کی۔ پولیس ۱۱ آتشی ہتھیار اور ۲ تلواریں لیکر واپس چلی آئی۔

مالاپرم کے سپیشل مجسٹریٹ درجہ اول نے ۲۷۳ ڈاکوؤں کو ۷ برس سے ۵ برس تک بامشقت قید کی سزا دی۔ یہ تمام ڈاکو موپلہ تھے۔

لندن ۱۱ فروری کی خبر ہے کہ جاپانی سٹیمر انڈومارو کو آگ لگ گئی ۳۰۰۰۰ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔

ای۔ آئی ریلوے پر سخت سٹرائیک ہو رہا ہے۔ کلکتہ سے شملہ تک اس کا اثر ہے۔ ٹرینیں بند ہیں۔ الہ آباد کے قریب ریلوے لائن تک کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہوئی ہے۔ او۔ آر۔ آر۔ پر بھی اثر پڑنے لگا تھا۔ پر افسروں نے جلد علاج کر لیا۔ رننگ سٹاف ای۔ آئی ریلوے تو قریباً بالکلیہ کام سے دستبردار ہے۔ ابھی تک مصالحت نہیں ہوئی ہے۔

مسٹر سی۔ آر۔ داس کو چھ ماہ قید محض کی سزا ہوئی ہے۔

سورت ۱۳ فروری کی خبر ہے کہ گورکھپور کے ہولناک حادثہ کے رنج میں سورت کا نمی نے ۵ روز تک روزہ رکھا ہے۔

قانون شکنی صوبہ بنگال کے جرم میں کلکتہ خاص میں ۵۶۰۰ کو سزا ہوئی۔ ندیہ میں ۵۰ کو۔ جیسور میں ۸ کو۔ کھولنا میں ۲۵ کو۔ بردوان میں ۹۸ کو۔ ڈھاکہ میں ۱۹۲ کو میمن سنگھ میں ۲۵۰ کو۔ باریسال میں ۲۷۰ کو۔ فرید پور میں ۳۳۵ کو۔ چٹاگانگ میں ۸۴۴ کو تپیرا میں ۲۷ کو۔ راج شاہی میں ۱۴ کو۔ دارجلنگ میں ۸۳ کو۔ رنگ پور میں ۳۹۴ کو

آگرہ ۱۳ فروری کی خبر ہے کہ پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقعہ پر آگرہ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔

بمبئی ۱۳ فروری کی خبر ہے کہ وہاں سنیچر اور اتوار کے روز آگ کے حادثے نے بڑا نقصان کیا ہے ½۱ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

کلکتہ میں کانگریس اور خلافت رضاکاروں کے نئے گروہ نے کالج سکوائر کو قابو کرنے کی کوشش کی پر پولیس نے مزاحمت کی۔ پولیس پر اینٹ پتھر برسے۔ پولیس نے ۱۴ والنٹیر گرفتار کر لئے۔

دہلی ۱۴ فروری کی خبر ہے کہ پرنس آف ویلز آج دہلی میں تشریف فرما ہیں۔ ۲۰ فروری کے روز حضور کا لاہور میں انتظار ہے

کوب فروری ۱۴ کی خبر ہے کہ جاپانی سٹیمر کاگانارو پر آگ لگ گئی جس پر روئی لدی تھی جو تمام جل گئی نقصان ۲۰۰۰۰ پونڈ کا ہو گیا۔

ای۔ آئی ریلوے لائن کا سٹرائیک وبا کی طرح بڑھ رہا ہے جمالپور تک ترقی کر گیا ہے۔ جہاں ۱۱۰۰۰ آدمی کام کرتے تھے۔ آسنسول بھی سٹرائیک میں شریک ہو گیا ہے۔ ریلوے لائن کی نگرانی پولیس کر رہی ہے حالت نہایت بُری ہے۔

کراچی ۱۵ فروری کی خبر ہے کہ وہاں علی برادرس کی بابت انٹی پٹی خبر اڑنے سے لوگوں میں سخت بے چینی پیدا ہوئی مجمع عام کو علی برادر دکھائے گئے اور مجیبل کو گرفتار کیا گیا۔ تسلی ہو گئی۔

ایک ہندو مندر میں ڈاکو آپڑے یہ موضع کھرداہا ضلع پرگنہ ۲۴ کا حادثہ ہے۔ ڈاکو بیشتر پجاریوں کے لباس میں آئے جنہوں نے ماسکس (جعلی چہرے) پہنے ہوئے تھے۔ پجاری نے دیکھا کہ ان کے پاؤں میں سے جوتے اُترے ہوئے نہیں ہیں تب پجاری نے شور مچانا شروع کیا۔ ڈاکوؤں نے جھوٹے چہرے اتار کر پھینک دیئے اور پجاری کو خوب مار کر گرا دیا اور اناپورنا دیوی کے تمام سونے کے زیور اتار لئے جنکی قیمت ۸۰۰۰ روپیہ کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی شوجی کی چاندی کی مورت اور اس کا چاندی کا تخت بھی اڑا لے گئے۔ تب ایک کشتی پر بیٹھکر دریا عبور کر گئے۔ آجتک پتا نہیں ہے۔

ہانگ کانگ ۱۴ فروری کی خبر ہے کہ وہاں ۱۰ انگریزی جہاز اب تک بند ہو رہے ہیں۔ جہازوں پر کام کرنے والے ملاح نہیں ملے ہیں۔ سٹرائیک جاری ہے۔

مغل سرائے ۱۷ فروری کی خبر ہے کہ ای۔ آئی ریلوے کے سٹرائک میں کمزوری کے بجائے زور و قوت نمایاں ہے۔ خاص کلکتہ شہر پر کوئلوں کی کمی کے باعث سخت افسوس ہونیوالا ہے۔

شہزادہ ویلز ۲۵ فروری کو ½۳ بجے لاہور میں تشریف فرما ہونگے۔

یورپ

لنڈن ۱۰ فروری کی خبر ہے کہ مسٹر مانٹیگو نے ۱۹۰۰ کلب میں اس مضمون پر تقریر کی کہ سلطنت کے اندر ہندوستان کا کیا مرتبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں گورنمنٹ کی پالیسی کے لئے یہ شرط ہے کہ صدق دل اور صبر سے کام لیا جائے۔ گورنمنٹ کی پالیسی تبدیل نہ ہوگی۔ ہندوستان کو آزادی مل سکتی ہے۔ ترقی ارتقا سے ممکن ہے نہ کہ انقلاب سے۔

لنڈن ۹ فروری کی خبر ہے کہ السٹر کے جو آدمی آئرلینڈ والے پکڑ کر لے گئے تھے ان کی ہنوز رہائی نہیں ہوئی ہے۔ آئرش گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ ملزموں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائیگی۔

لنڈن ۱۲ فروری کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ آئرلینڈ سے ہنوز صلح و سلامتی کے دن دور ہیں۔ خانہ جنگی کی صورتیں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ معلوم نہیں کہ آئرلینڈ کی آزادی آئرلینڈ کے لئے کیا رنگ لائیگی۔ ابھی جنگ اور مار دھاڑ اب تک چلی جاتی ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری کی خبر ہے کہ پرنسس میری کی شادی پر بادشاہ سلامت نے تمام جماعتوں کو دعوت دی ہے۔

لنڈن ۱۴ فروری کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ آئرلینڈ کی حالت پیشتر کی نسبت زیادہ خراب ہے۔ دس ہزار پولیس سپاہی السٹر کی سرحد کی نگرانی کر رہے ہیں۔ مار دھاڑ کا زور بڑھتا جاتا ہے۔ فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پڑی ہیں۔

روم ۱۳ فروری کی خبر ہے کہ اٹلی کے سوشلسٹ روس کی مدد کو نکلے ہیں اسباب خوراک اور پوشاک روس کو بھیج رہے ہیں۔

روم ۱۲ فروری کی خبر ہے کہ آج صبح کو سینٹ پیٹر میں پوپ کی تاجپوشی ہوگئی

لنڈن ۱۳ فروری کی خبر ہے کہ مارسیلز شہر نامی جہاز بیروپول کو جاتا ہوا ناروے کے جہاز دکیس سے ٹکرا گیا۔ پال کے خطے کے قریب اسے نقصان پہنچا ہے

لنڈن ۱۴ فروری کی خبر ہے کہ آئرلینڈ کی حالت بدستور پیشتر نازک ہے۔ بلفاسٹ میں تازہ ہنگاموں کی وارداتیں ۱۲۰ اموات اور ۲۰۰ زخمیوں کی ہیں۔ دس قتل اور ۵۰ زخمی ۱۴ تاریخ کے زائد ہیں۔

میڈرڈ ۱۴ فروری کی خبر ہے کہ ایروپلین جس میں ۳ برٹش ہوا باز سوار تھے گر کر پاش پاش ہوگیا اور تینوں افسر مر گئے۔

لنڈن ۱۵ فروری کی خبر ہے کہ آجکل لارڈ گوسل اور بہت سے دوسرے مشہور آدمی نئے نیپئر ۱۰۰۰ گھوڑوں کی طاقت کے ہوائی جہاز کے انجن کا ملاحظہ فرما رہے ہیں جس کا کل وزن ۲۲۰۰ پونڈ کا ہے۔

وائنا ۱۶ فروری کی خبر ہے کہ اٹلی نے آسٹریا کو ۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا قرض دیا ہے۔

لنڈن ۱۵ فروری کی خبر ہے کہ آئرلینڈ کا حال بدستور بگڑا ہے۔

برلن ۱۵ فروری کی خبر ہے کہ ورتھ گورنمنٹ کے اعتبار کا ووٹ پاس ہوا ہے۔ ۲۲۰ ووٹ موافق اور ۱۸۵ ووٹ خلاف تھے۔

لنڈن ۱۶ فروری کی خبر ہے کہ آئرلینڈ کے نئے فسادوں میں ۳۰ آدمی مارے گئے۔ اور ۸۹ زخمی ہوئے ہیں۔ اب کچھ آرام ہوا ہے۔

امریکہ

واشنگٹن ۱۳ فروری کی خبر ہے کہ امریکہ نے جہازات کی ساخت کی کمی سے ۷۰۰۰۰۰ ڈالر کی بچت کر لی ہے۔

نیویارک ۱۶ فروری کی خبر ہے کہ فورٹ بلس (ٹکساس) میں میکسیکو میں انقلاب حکومت ہونے کے باعث سے احتیاطاً امریکن گورنمنٹ نے ۵ ہزار فوج وہاں پر جمع کی ہے۔

واشنگٹن ۱۶ فروری کی خبر ہے کہ رائن علاقہ جرمنی میں امریکن فوج صرف ۲۲۱۷ آدمی اور (۶۹) افسر تک رہیگی۔

واشنگٹن ۱۷ فروری کی خبر ہے کہ تمام ملک میں تحریک ہو رہی ہے کہ جو امریکن جنگ یورپ میں گئے تھے انہیں جنگ کا بونس دیا جائے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اگر بونس دیا جائے تو ۵۰۰۰ ہزار ملین ڈالر درکار ہونگے۔

افریقہ

جوہانسبرگ ۱۴ فروری کی خبر ہے کہ سٹرائکر کام پر حاضر ہوئے ہیں پر کثیر گروہ اب تک بگڑ رہی ہے ۵۶ رنگ لیڈر گرفتار بھی کئے گئے ہیں۔ سٹرائکر کو آگاہ کیا گیا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ اب تمام پرانے کارندے کام میں لے جائیں۔ بلکہ چیدہ آدمی کام میں لئے جائینگے۔

ضروری اطلاع

۳ مارچ ۱۹۲۲ء کا اخبار نور افشاں نمبر ۵۰۰ سے ۶۰۰ تک وی پی ارسال خدمت ہوگا۔ ناظرین وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔

منیجر نور افشاں

(باقی مضمون صفحہ کالم ۳ سے آگے) واحد راستہ ہے جس پر سفر کرنے سے حضرت انسان ان خطرناک اور مہیب مرحلوں سے جو اس کو اب درپیش آرہے ہیں اور جن میں آئندہ روز افزوں ترقی ہوتی رہیگی۔ اپنی انتہائی منزل پر جو رنج اور مصیبتوں سے مبرا ہے اور جسے پرم شانتی یا دائمی امن کہا جاتا ہے پہنچ سکتا ہے۔

(۳) یہ صاف اور بے خطر شارع عام نہ صرف ان لوگوں کے لئے محدود ہے جو خداوند مسیح کی امت بننے کا دم بھرتے ہیں اور جن کو عیسائی لوگ کہتے ہیں بلکہ یہ سب کے لئے کھلا دروازہ ہے۔ خواہ وہ کسی رنگت۔ ملت و وسعت کا ہو۔

(۴) دیکھو سورج کی روشنی اور گرمی کسی خاص قوم مذہب یا ملک کے لئے محدود نہیں ہے وہ کل روئے زمین کے لئے یکساں ہے۔ خواہ کوئی خدا پرست ہو یا خود پرست یا بُت پرست۔

(۵) اسی طرح مسیحی آشرم کی ہدایات سب کے لئے برابر روشنی و گرمی پہنچائینگے۔ کیونکہ ان کا ماخذ ایک ایسا منور سرچشمہ ہے جو بالکل پاک۔ صاف۔ بے داغ۔ بے عیب مفید اور بے خطا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اس کے سمجھنے اور گرہن کرنے کے لئے غیر معمولی سینہ چاہئیں۔

(۶) کیونکہ یہ روحانی مضامین آنکھوں اور زبان سے دیکھنے اور پڑھنے کے قابل نہیں۔ ہر انسان کے ضمیر کے آگے خودغرضی کے رنگ برنگے چشمے چڑھے ہوئے ہیں جس سے ہر شے اپنے چشمہ کی رنگت کے مطابق نظر آیا کرتی ہے۔ جن کے دل پاک اور چشمہ بیرنگ ہیں اُنکو اصلی حالت میں نظر آئیگی

(۷) اس آشرم کے مضامین خودغرضانہ تعصب سے بالکل مبرا اور انجیل مقدس سے عین ملتے جلتے نکلینگے۔ اور سب قوموں کے لئے یکساں مفید ہونگے۔ اس لئے ہر شخص کو خواہ کسی رنگت دیانت کا ہے اس کے مضامین پڑھنے اور غور کرنے چاہئیں۔

(۸) ایک ہفتہ گذشتہ کے اندر اسی وجہ سے ایک ہندو سوسائٹی اور ایک ہندو آریہ جنٹلمین دو نئے خریدار اخبار نور افشاں کے ہوئے ہیں۔

(۹) آشرم کا یقین کامل ہے کہ اگر اخبار نور افشاں اس کے مضامین کو بلا تاخیر و توقف اشاعت کرتا رہے تو نہ صرف اس کے خریداروں کی تعداد ہی بڑھ جاویگی بلکہ اسکو بجائے ہفتہ وار کے روزانہ نکلنا پڑیگا۔

(۱۰) اس آشرم کی خواہش ہے کہ فی الحال اس میں کپڑا بننے کی ایک ایسی دیسی کھڈی جاری کی جاوے جس میں چرخہ اور کل دونوں کا کتا ہوا سوت بنا جا سکے۔ اس کے لئے چند دیسی و انگریزی پادریوں نے کوشش بھی کی ہو اور انگریزی پادری ویسٹرن جے کیمبرج مشن دہلی اور ہندوستانی پادری دینا ناتھ جی مترجم دہلی نے مینجر آشرم سے وعدہ کیا ہے کہ اس کام کے سکھلانے کے لئے وہ ایک ایسا عیسائی جُلاہا آشرم میں کام سکھلانے کے لئے جلد بھیجینگے جو بطور مزدور نہیں بلکہ دھرم سمجھ کر اس کام کو جاری کرائیگا۔

(۱۱) رائی کا بیج بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن جب بو دیا جاوے اور ضروری پرورش کی جاوے تو وہ نرالی اور عجیب رنگت کی صورت اختیار کرکے بہت بڑھ جاتا ہے اور انسان و حیوان کے بہت کام آتا ہے۔

(۱۲) زمانہ کو دیکھو۔ ہوا کو پہچانو۔ انجیل مقدس کو سمجھو اور عمل کرو۔ اب پڑھنے کا وقت نہیں ہے۔ عمل کے میدان میں نکلو۔ عیسائی مذہب کو جس قدر عروج ہوا تھا وہ زوال ہو کر خطرہ کی حالت میں آنے کو ہے۔ خدا کے واسطے خداوند مسیح کے واسطے جاگو اور آنکھیں کھولو اور دلوں کی تلاشی لو۔

۱۳۔ اس فانی جسم سے محبت چھوڑو۔ یہ چند روزہ ہے یہ تم کو فنا کردیگا عتبار ی روح کو خطرۂ عظیم میں لیجا پھنساویگا کوڑیوں کے بدلے میں بیش بہا موتی کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ ورنہ رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا

(۱۴) روحانی تعلق پیدا کرو جو تمہارے جسم اور روح دونوں کو محفوظ رکھیگا۔ خدا سے ڈرو۔ انسانیت کے زینہ پر آؤ۔

(۱۵) قدرت راہ راست بتلانے اور دکھلانے کے لئے تیار اور منتظر کھڑی ہے خودغرضی کی دیوار کو چھوڑ دو تاکہ قدرت تمہارا ہاتھ پکڑ کر اس سنسار ساگر سے باہر کرکے امن اور سلامتی کی منزل پر پہنچا دے۔

روپ رام مسیحی سادھو۔ مینجر آشرم۔

موٹر اب روئی سے بنا کرے گی

غضب کی حیرت انگیز ایجاد

اہل مغرب اپنی حیرت انگیز طلسمی ایجادوں میں جو شمار اضافہ کرتے جارہے ہیں ایک عالم آن پر حیران و ششدر ہو رہا ہے تازہ خبر ہے کہ امریکہ میں ایک ایسی دھات تیار ہونے لگی ہے جو لوہے سے بھی سخت اور مضبوط ہو اور کارخانہ داروں کا بیان ہے کہ یہ دھات لوہے سے کہیں بڑھکر مفید مضبوط اور دیرپا ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ کے ایک سائنسدان مسٹر ہنری فورس نے روئی سے ایک ایسی دھات بنائی ہے جس سے موٹر کا انجن چھوڑ کر باقی کے سب حصے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان باتوں کو بعض لوگ ہنسی میں اُڑا دیں۔ لیکن اس میں ذرا شک نہیں کہ امریکہ میں آجکل سائنس کی حکومت ہے اور وہاں ایسے ایسے عالی دماغ سائنسدان پائے جاتے ہیں جو ناممکن کو ممکن کرکے دکھا سکتے ہیں۔

شہزادہ ویلز کی تشریف آوری لاہور کے لئے

اعلیٰ پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ شاندار خیرمقدم ہوگا۔ آمد مبارک کا شور ہے۔ میدان پریڈ میں عجیب چہل پہل نظر آتی ہے۔

آپس کی مدد کی تجویز

برائے خرید زمین جو روپیہ زمیندارہ بینک بیت القمر میں جمع ہوا ہے اُس کے متعلق ہر قسم کی غلط فہمی دور کرنے کیلئے مسیحی صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ بینک دیگر تمام زمیندارہ بینکوں کی طرح سرکاری افسران کے زیر معائنہ ہے اور اس کا روپیہ کوآپریٹو سنٹرل بینک منٹگمری میں اور کوآپریٹو کرسچن سنٹرل بینک لاہور میں حفاظت کے ساتھ جمع کیا جاتا ہے اس لئے روپیہ کے بارے میں کوئی خطرہ و اندیشہ نہیں۔ دوئم سب پادری صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اُن کو احباب کے لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ کوئی دھوکہ باز مسیحیوں سے روپیہ لیکر رفو چکر نہ ہو جاوے۔ سوئم عرض یہ ہے کہ ابھی یہ تجویز مکمل نہیں ہوئی۔ اس لئے نہیں معلوم کہ ہر ایک حصہ دار کو کتنا روپیہ دینا ہوگا اور کتنی زمین ملیگی اور کب تک یہ انتظام مکمل ہوگا۔ اس لئے سب قسم کی غلط افواہوں سے خبردار اور ہوشیار رہئے جب تجویز مکمل ہو جاویگی تو بذریعہ اخبار مشتہر کی جاویگی۔

آپ کا خادم۔ جیمس ولیمز نیشنل سیکرٹری سوسائٹی منٹگمری

برنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوشوضع حوض اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھیجیں۔

پرنسپل برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔ نمونے کا پرچہ سی ایچ بینڈی بی۔ ایس سی ایڈیٹر و مینجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲	رومن پنجابی پرائمر	۱ر
” دوسری ”	۳	تیوہار۔ اسلام میں مسیح	۱ر
صحت جسمی کا تیسرا حصہ	ر	ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلہ التخلیق و صراط المستقیم	۸	وید کی اصل ۳ر دو سوال	۱ر

مینجر کرسچن بک سٹور لودیانہ

دستور العمل نور افشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر ۳ر

غیر ممالک سے ۴ر للعہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ۱/۸ حصہ	عہ	عـــہ	عـــہ
چوتھائی کالم	عـــہ	عـــہ	للعـــہ
نصف کالم	عـــہ	للعـــہ	سعـــہ
پورا کالم	للعـــہ	سعـــہ	ا
پورا صفحہ	ا	ا صـہ	ما

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ر لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱ر سے کم نہ لیا جائیگا۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۳ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم کرسچن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک چھ روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں چرکنا عـــہ سے للعـــہ تک گردکونول عـــہ سے ععـــہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نور افشان کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نور افشاں بنا کر اُس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور ان کے نام پر نور افشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت نور افشاں دیا جائیگا۔

مینجر نور افشان

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجر نور افشان نکلسن روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔